12287 ـ حاملہ عورت كو طلاق دينا

سوال

مجھے میرے خاوند نے حمل كى حالت ميں طلاق دے دى اور وضع حمل سے قبل رجوع كر ليا، اور كہنے لگا: ہمارى طلاق نہيں ہوئى كيونكہ حاملہ عورت كو طلاق نہيں دى جا سكتى، اس ليے ميں يہ جاننا چاہتى ہوں كہ مجھے حقيقتا طلاق ہوئى تھى يا نہيں ؟

ميرا خاوند مجھ سے بہت محبت كرتا ہے اور ميں بھى اسے بہت محبت كرتى ہوں، ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھى ہيں برائے مہربانى آپ جتنى جلدى ہو سكتے اس كا جواب ديں كہ آيا طلاق ہوئى تھى يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا حاملہ عورت كو طلاق واقع ہو جاتى ہے يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

يہ مسئلہ عام لوگوں ميں چل رہا ہے، كچھ عوام كا خيال ہے كہ حاملہ عورت كو طلاق واقع نہيں ہوتى، مجھے علم نہيں كہ ان كا يہ خيال اور گمان كہاں سے آيا ہے، علماء كرام كى كلام ميں اس كى كوئى اصل نہيں ہے.

بلكہ سب اہل علم اس پر متفق ہيں كہ حاملہ عورت كو دى گئى طلاق واقع ہو جاتى ہے، اور اس پر اہل علم كا اجماع ہے جس ميں كوئى اختلاف نہيں.

طلاق دينے كا سنت طريقہ يہ ہے كہ دو حالتوں ميں طلاق دى جائے:

پہلى حالت:

بيوى حاملہ ہو، اسے طلاق دى جائے تو يہ سنت طريقہ ہو گا بدعى نہيں.

دوسرى حالت:

عورت پاک ہو اور اس سے خاوند نے جماع نہ کیا ہو، یعنی عورت اپنے حیض یا نفاس سے پاک ہوئی ہو اور خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو تو اسے طلاق دے تو اس حالت میں دی گئی طلاق سنت طریقہ کے مطابق ہوگی نہ کہ بدعی طریقہ پر.

دیکھیں: فتاوی الطلاق للشیخ ابن باز (1 / 45 - 46).

جب اس نے عدت میں ہی رجوع کر لیا ہے تو وہ اس کی بیوی بن جائیگی، کیونکہ حاملہ عورت کی عدت وضح حمل ہے اور اس کا خاوند وضع حمل سے قبل بیوی سے رجوع کر سکتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر لیں الطلاق (4).

حاملہ عورت کی عدت یہی ہے چاہے وہ طلاق یافتہ ہو یا اس کا خاوند فوت ہو جائے، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس طلاق کو شمار کرے .

واللہ اعلم .